

## 209517- دائیں ہاتھ پر بندھی ہوئی ہے تو وضو اور نماز کے لیے کیا کرے؟

سوال

دایاں ہاتھ ٹوٹنے کی وجہ سے ہاتھ پر پلستر چڑھا ہوا ہے تو وضو اور نماز جیسے دینی فرائض کیسے ادا کرے؟

پسندیدہ جواب

اگر کسی شخص میں دائیں ہاتھ کو حرکت دینے کی سخت نہیں ہے، تو وہ درج ذیل شرعی امور کی پابندی لازمی کرے:

اول:

دائیں ہاتھ کی بندھی ٹوٹنے کی وجہ سے واجب غسل اور وضو اسقاط نہیں ہوں گے؛ کیونکہ وہ دائیں ہاتھ کو استعمال کر کے غسل اور وضو کر سکتا ہے، اسی طرح وضو اور غسل میں جن اعضا کو دھونا لازمی ہے ان تک پانی بھی پہنچا سکتا ہے، وضو اور غسل کرتے وقت مکمل دھیان سے اعضاء ہوئے تاکہ طمارت ابھی طرح حاصل ہو سکے۔

دوم:

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں ہاتھ کے لیے اتنا کافی ہے کہ آپ بھی پر اتنا مسح کریں کہ پٹی خراب نہ ہو، نیز مسح صرف ایک بار ہوگا، بار بار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں دھونے والے اعضا بار بار [زیادہ تین بار تک] دھونے جاسکتے ہیں۔ اس طرح ان شاء اللہ وضو بھی تھیک ہو گا اور غسل بھی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اگر دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہیں، یا کہنی پر پٹی نہیں بندھی ہوئی تو لازمی طور پر کہنی اور انگلیوں کو دھونا پڑے گا، اس صورت میں انگلیوں یا کہنی پر مسح کافی نہ ہو گا، مسح صرف اسی ہلکہ پر ہو گا جہاں پر بھی بندھی ہوئی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے تفسیر میں:

"بس اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بھی بھتھیل پر بندھی ہوتی ہے جبکہ انگلیوں پر بٹی نہیں ہوتی تو ایسے میں انگلیوں کو دھونا ضروری ہے اور بھی پر مسح کیا جائے گا، اسی طرح معاملہ پاؤں کے متعلق ہے کہ اگر انگلیاں عیاں ہوں ان پر بٹی نہ ہو تو انگلیاں دھونی جائیں گی جبکہ بھی پر مسح کیا جائے گا۔" ختم شد  
"(اللقاء الشهري) (27/61) مکتبہ شاملہ کی خود کا رتیب کے مطابق

بھی کا حکم مزید تفصیل کے ساتھ جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (69796)، (148062) اور (163853) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم:

نماز کے لئے یہ ہے کہ: دوران نماز دائیں ہاتھ کے اعمال درج ذیل میں:

1. تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھ کر، اور درمیانے تشدید سے کھڑے ہوتے وقت چاروں تکبیرات کے ساتھ رفیع الیدين کرنا۔
2. قیام کے دوران دائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھنا۔
3. سجده کرتے ہوئے دائیں ہاتھ کا سہارا لینا۔

4. تشدید میں دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھنا۔
5. تشدید کے وقت شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا۔

ان تمام جگہوں میں آپ یا تو پہنچی والے ہاتھ کو حرکت میں لاتیں اور اگر ممکن ہو تو تمام افعال ادا کریں، تو یہ افضل اور بہتر ہے، لیکن اگر آپ مکمل طور پر ہاتھ کو حرکت نہ دے سکیں تو حسب استطاعت حرکت کے ساتھ افعال ادا کریں، تاہم اگر آپ بالکل بھی حرکت نہ دے سکیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ آپ صرف دائیں ہاتھ کے ساتھ ہی ان تمام ارکان کو دادا کریں گے، البتہ دوران تشدید شہادت والی انگلی سے اشارہ صرف دائیں ہاتھ سے ہی ہو گا۔

ذکورہ بالاتمام امور کی دلیل دو عالم فقہی قاعدے اور اصول ہیں، ان دونوں اصولوں کی تائید میں کتاب و سنت میں دسیوں دلائل موجود ہیں؛ ان میں سے پلا قاعدہ یہ ہے کہ:  
المشیۃ تجلب التیسر یعنی "مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے"

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:  
**(لَا يَنْكُفَّ اللَّهُ ثُقْتُ إِلَّا وَنَعْمَنَا).**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔ [البقرة: 286]

دوسرہ قاعدہ یہ ہے کہ:  
المیسور لا یستقطن المصور یعنی "ممکن الحصول غیر ممکن الحصول کی وجہ سے ساقط نہیں ہو سکتا"

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:  
**(فَأَنْجُوا اللَّهُمَا سَكْنَهُمْ).**

ترجمہ: حسب استطاعت تقوی الہی اپناو۔ [التباہ: 16]

یہ ایک عظیم قاعدہ اور اصول ہے، یہاں تک کہ علمائے کرام اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں "شریعت کا کوئی بھی بیادی عمل ایسا نہیں ہے جس میں اس اصول کا اثر نہ ہو" و یہ بحکمیں: "الأشبه والنظائر" از سیوطی (ص/293)

ایسے ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تکتے ہیں:  
"شریعت میں یہ چیز بھرپور انداز میں موجود ہے کہ شرعی احکام استطاعت اور قدرت کے ساتھ مشروط ہیں، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب عمران بن حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: (تم کھڑے ہو کر نمازاً کرو، اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر نمازاً کرو، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پلوکے بل نمازاً کرو)" بخاری: (1117)

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب نمازی شخص نماز کے کچھ واجبات مثلاً: قیام، سجده، سرڈھانپنا، یا قبلہ سمت رخ کرنا وغیرہ سے قاصر ہو تو جو فعل وہ نہیں کر سکتا وہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔

اس پر وہی کام واجب ہو گا جس کے کرنے کا اس نے پختہ ارادہ کیا اور ارادہ کرنے کے بعد اس میں استطاعت بھی تھی۔ بلکہ یہ بات بھی سمجھ لیں چاہیے کہ اوامر اور نواہی میں مشروط شرعی استطاعت کے متعلق صاحب شریعت نے صرف ممکنات مع مشقت کو ہی مدنظر نہیں رکھا بلکہ جہاں کہیں بھی بندے کو تعییل حکم میں مشقت کا سامنا تھا تو بندے کو بہت سے احکامات میں عاجز اور قاصر کے درجے میں رکھا گیا، مثلاً: پانی کے ساتھ وضو، بیماری میں روزہ، نماز میں قیام اور دیگر معاملات میں اس چیز کو مدنظر رکھا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے ان فرمانیں پر بھی عمل

ہو:

(لَيْلَةُ الْمَسْكُونِ وَالنَّاسُ يَرْجِعُونَ إِلَى مَنْزِلَتِهِنَّ).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، وہ تمہارے بارے میں **تگی** کا ارادہ نہیں رکھتا۔ [ابقرۃ: 185]

(وَقَاتَ حَلَالَ طَيِّبَاتِنَّ مِنْ خَرْجٍ).

ترجمہ: اور اس نے تم پر دین میں کوئی **تگی** نہیں رکھی۔ [ان: 78]

(نَمَرِيدُ اللَّهُ تَعَالَى طَيِّبَاتِنَّ مِنْ خَرْجٍ).

ترجمہ: اللہ تم پر کوئی **تگی** نہیں رکھنا چاہتا۔ [المائدۃ: 6]

اور اسی طرح صحیح حدیث میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (بیشک تمیں آسانی پیدا کرنے والے بناؤ کر بھیجا گیا ہے، تمیں **تگی** پیدا کرنے والے بناؤ کرنیں بھیجا گیا) اختصار کے ساتھ ختم شد

"مجموع الفتاوی" (438/8)

واللہ اعلم